فون نمبر ۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۷ احسان ۱۳۴۵ ہش، ۲۷ صفر ۱۳۸۶ھ، ۱۷ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کے ۲ اہم ذرائع۔ خشیت اور محبت الٰہی

اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت دونوں سے گناہ دور ہوتے ہیں

"ایک گناہ، کبیرہ کہلاتے ہیں۔ جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے صغیرہ کہ جو بلحاظ بشریت کے انسان سے سرزد ہوجاتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریت کے تقاضے سے بعض نا سزا امور اس سے سرزد ہوجاتے ہیں۔ جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔

اسی طرح پر گناہ کے دور ہونے کے بھی ۲ دو ذریعے ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دور ہوجاتے ہیں یعنی استیلائے خوف الٰہی بھی ایک ایسی شے ہے جو گناہوں کو دور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے۔ جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبت بڑھتی ہے اور پھر اس محبت سے گناہ دور ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۳۱)

اخبار احمدیہ

۵ — ربوہ ۱۶ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۵ — ربوہ — آج مورخہ ۱۶ جون بروز جمعرات بوقت ۹ بجے شب خدام الاحمدیہ ہال میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بعض بنیادی دلائل" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب بکثرت شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۵ — مندرجہ ذیل ضلعی سیکرٹریان برائے ضلع نوابشاہ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ مکرم حکیم محمد موسیٰ صاحب کمال ڈیرہ

(۲) سیکرٹری تعلیم۔ مکرم ماسٹر غوث بخش صاحب ہور

(۳) " مال " سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ

(۴) " امور عامہ " ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب بیت قاضی احمد

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

۵ — میرے بھائی عزیز عبدالسمیع خان کوثر ملازم پی۔ اے۔ ایف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۵-۶-۶۶ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم جناب محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی حال احمد نگر کا پوتا اور مکرم ملک جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام عبدالماجد تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ منظور احمد خان ربوہ

فضل عمر فاؤنڈیشن اور احمدی مستورات

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حسب ذیل ہدایت جاری فرمائی ہے:

"لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو تمام احمدی مستورات تک پہنچائیں اور ان سے وعدہ حاصل کرکے اور رقوم وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں۔ ان رقوم کی پہلی قسط ۳۰ جون سے قبل مرکز میں آجانی چاہیئے"

یقین کامل ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران پوری مستعدی کے ساتھ احمدی مستورات کو فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی افادیت سے آگاہ کریں گی اور کوشش کریں گی کہ کوئی احمدی بہن اس نمایاں اور بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء

اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی

جماعت احمدیہ کا شروع ہی سے موقف رہا ہے کہ اسلام تمام شعبہ ہائے حیات کے لئے بہترین راہ نمائی کرتا ہے۔ اور چونکہ سیاست بھی ایک شعبۂ حیات ہے اس لئے اسلام اس شعبہ کے لئے بھی ہمیں راہ نمائی کرتا ہے۔ جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے۔ اسلام انفرادی اور اجتماعی اخلاق میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ اگر ایک فرد کی ذاتی تہذیب نفس کے لئے کذب بیانی سے احتراز ضروری ہے تو ریاست کے سربراہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے احتراز کریں۔ اگر ایک انسان کے انفرادی اخلاق میں دیانتداری۔ امانت کی نگہداشت لازمی ہے تو قومی سطح پر بھی دوسری قوموں کے تعلق میں انہی اخلاق کی ضرورت ہے۔

افسوس ہے کہ لامذہب اور الحادی حکومتوں نے اس حقیقت کو فراموش کردیا ہوا ہے۔ اور آج کل سیکولرزم کے زیر اثر یہ تو اجازت ہے کہ انسان اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ مگر حکومتیں اپنے آپ کو کسی اخلاق کا پابند نہیں سمجھتیں۔ اور یہ مرض ایسی لاعلاج صورت اختیار کر گیا ہے کہ مکاری اور وعدہ شکنی وغیرہ جیسے شنیع افعال کو قومی مفاد کے ڈھکوسلے کے مطابق جائز تصور کیا جاتا ہے۔ زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس فن کو سیاست کاری کا نام دے کر علمی رنگ دے دیا گیا ہے اور بعض فاسق فاجر عقلمندوں نے اسی قسم کی سیاست کاری پر کتب بھی تصنیف کی ہیں جن میں ایک یورپ میں میکیاویلی اور ایک ہندوستان میں چانکیہ برہمن کا شاستر بڑی شہرت رکھتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اسلام سیاست کے لئے بھی اصول دیتا ہے اور اس میں وہی اخلاق پیش نظر رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ جو انفرادی طور پر پیش نظر رکھنے لازمی قرار دیتا ہے۔ اور اس کی یہاں تک نگہداشت کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اسلام صرف حق کی پیروی کی تلقین کرتا ہے۔ اور اکثریت کی رائے ضروری نہیں ہے کہ حق پر ہو۔ سیاسی پارٹی بازی میں حق سے چھوٹ جانا نہ صرف امکان رکھتا ہے۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پارٹی کے فیصلہ کو خواہ وہ کتنا ہی ناحق ہو ماننا پڑتا ہے۔ اور یا پھر پارٹی سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ اسی ایک بات سے واضح ہے کہ حق پسند انسان کے لئے سیاسی پارٹی بازی کتنی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں اسلام چاہتا ہے کہ مومن باہم اتحاد سے کام کریں وہاں وہ یہ اصول بھی ساتھ دیتا ہے کہ

تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

اسلام کا مزاج اس بارہ میں اتنا نازک ہے کہ جنگ کے دوران خواہ مومن جیت ہی رہے ہوں جب دشمن صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے تو مومن کے لئے لازم ہے کہ فوراً اپنی پیش قدمی روک لے اور صلح کا ہاتھ پکڑے۔ اگر ذرا بھی زیادتی کرے تو عدوان کی زد میں آجانے کا خوف اس کو لرزا دیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد سیاست پر نہیں رکھی گئی بلکہ جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیاست سے الگ ہو کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے متحدہ سعی کرنے پر زور دیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر "احمدیت کا پیغام" میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود ایک نماز ایک قبلہ۔ ایک قرآن اور ایک رسول ہونے کے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آچکا ہے۔ اس کام کے لئے کب تک انتظار کیا جائے گا

مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلا باقی ہے۔ ایک کمی باقی ہے۔ اور اسی خلا اور کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ جب اسی خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا۔ تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بے کار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے یہی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائے گی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جاکر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں۔ لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذرتیں بھی ظاہر کرتے رہے۔ اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اور انہیں ایک رشتہ میں پرو دے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔"

(احمدیت کا پیغام ۲۳ تا ۲۵)

(باقی)

---

o حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدۂ

(مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

احمدیہ مسلم مشن لنڈن کے زیرِ اہتمام لنڈن سے جو "اخبارِ احمدیہ" شائع ہوتا ہے اس کے "مصلح موعود نمبر" میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ کا مندرجہ ذیل مضمون شائع ہوا ہے جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

وہ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاءؑ آئے تو دیر سے لیکن رخصت اِس قدر جلد ہو گئےؓ کہ دل کی سب حسرتیں دل ہی میں رہ گئیں ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

میری کیا حیثیت اور میرے قلم میں کونسی طاقت کہ میں اُس بہارِ حسن و احسان کے اوصاف کا شمار کرنے کی جسارت کروں۔ وہ روحانی آسمان کا درخشاں ستارہ میں زمین کے چہرے پر ایک سیاہ داغ۔ وہ پاکیزگی تقوےٰ اور طہارت کا روشن ستون میں گرفتار ہوا و ہوس خطا و عصیان کا مرکب۔ وہ ظاہری اور باطنی علوم کا بحرِ ذخّار میں نادانی اور جہالت کی ظلمات میں اسیر۔ چو نسبت خاک را با عالمِ پاک۔

ہاں محض اللہ تعالےٰ کے فضلِ بے پایاں اور اس کی ذرہ نوازی سے میرے پُرحسرت دل میں اُس سراپا نور کی محبت کی چنگاری بچپن سے ہی روشن رہی اور شاید ان کی نگہ حقیقت شناس نے اِسے بھانپ لیا یا میرے والد کے اخلاص اور وفا کا قیاس میرے حق میں بھی کیا یا میری والدہ کی روحانی بینائی کی قدر نے مجھے بھی ان کے دل میں جو رافت اور رحمت کا سمندر تھا ایک گونہ بخش دیا جس کے نتیجے میں فیضان کا ایسا در وَا ہوا کہ مرورِ زمانہ سے اِس کی کمیت بڑھتی ہی چلی گئی۔ کسی مرحلے پر بھی باوجود میری لاانتہا خطاؤں تقصیروں اور کوتاہیوں کے اِس میں تنگی نہ ہوئی۔ فجزاہ اللہ فی الدارین خیراً۔ اب وہ تو "از آسمان بودی باسمان رفتی"۔ ہو گئے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ میں ہی یہ راز مضمر تھا کہ جو آسمان سے آئیگا وہ آسمان کو لوٹ جائے گا۔ سو وہ تو اپنے نفسی نقطے کی طرف بسرعت لوٹ گئے اور زمین سے چہرہ ڈھانک لیا ہے۔

اب میں ہوں اور تغافلِ بسیار کے گلے
یا وہ کہ مورد کرم بے حساب تھا!

آپ مثیل مسیح موعودؑ تھے جیسے فرمایا کہ "میں مسیح موعودؑ کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعودؑ ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہو گا اور اسکے اخلاق کو اپنے اندر لے گا وہ ایک رنگ میں اُسی کا نام پانے کا مستحق بھی ہو گا۔"

آپ کا زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے ہی میں شامل تھا جیسے فرمایا:۔

"پس درحقیقت حضرت
مسیح موعودؑ کا زمانہ ممتد
ہے میرے زمانے تک جبتک
میں ہوں اُس وقت تک
حضرت مسیح موعودؑ کا ہی
زمانہ ہے۔"

اِس کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف سے بھی ہوتی ہے۔ حضور نے دیکھا کہ آپ ایک بزرگ کی قبر کے پاس کھڑے ہیں اور وہ بزرگ زندہ ہو کر قبر میں بیٹھ گئے ہیں۔ آپ نے اُن بزرگ سے کہا میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہتے جائیں۔ جب آپ نے یہ دعا کی کہ آپ کی عمر پچانوے سال ہو تو اُن بزرگ نے آمین کہنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے اصرار کیا لیکن وہ بزرگ نہ مانے۔ آپ بشدّت اصرار کرتے رہے آخر اُن بزرگ نے آمین کہی اور ساتھ کہا ہم جب آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا سلسلہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں شروع ہوا۔ گویا آپ کے زمانے کا آغاز سنہ ۱۲۹۰ھ میں ہوا اور حضرت مثیلِ مسیح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ وجعل الجنۃ العلیا مثواہ کا وصال سنہ ۱۳۸۵ھ میں ہوا اور یہ زمانہ ۹۵ سال کا ہے۔

مثیل مسیح موعودؑ ہونے کے لحاظ سے آپ حضور علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر تھے۔ اور حضور علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا جس نے میرے اور میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تفریق کی اس نے میرے مقام کو شناخت نہیں کیا۔ یہ قول حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس قول کے مطابق ہے۔ یدفن معی فی قبری یعنی مسیح موعود علیہ السلام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کامل یگانگت ہے۔ خلاصہ یہ کہ مثیل مسیح موعودؑ اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھے جیسے فرمایا ؎

محمدؐ میرے تن میں مثل جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے۔ تو جہاں ہے

اور پھر فرمایا ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مرا ہر ذرّہ ہو قربانِ احمدؐ
مرے دل کا یہی اِک مدعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے میری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اِس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

آپ کا خلق خلقِ محمدی کا ظل اور عکس تھا اس لئے بھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی نوعِ انسان کے لئے اسوۂ حسنہ تھے اور اس لئے بھی کہ آپ مثیلِ مسیح موعود ہونے کے لحاظ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے تھے۔ خلقِ محمدیؐ کے بعض پہلوؤں کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:۔

عزیزٌ علیہ ما عنتم
حریصٌ علیکم بالمومنین
رءوفٌ رحیم۔

یعنی بہت ہی شاق ہے اِس ہمارے رسولؐ پر کہ تم لوگ کسی تکلیف میں مبتلا ہو یہ ہمارے رسولؐ تمہاری بھلائی اور بہتری کے حد درجہ خواہاں ہیں اور آرزومند ہیں۔ اور ان کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور مومنوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت شفقت اور رحمت کا ہے۔ اِس خلق کا وافر نمونہ ہم نے حضرت مثیلِ مسیح موعود میں دیکھا اور اس کے مورد رہے۔

حضور ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھے۔ اس شفقت کا چشمہ ہر وقت اور ہر کس کے لئے جاری تھا لیکن جن لوگوں نے تقسیم ملک کے دوران میں اور پھر ۱۹۵۳ء کے ہنگامے کے دوران میں حضورؓ کی بے چینی اور بے قراری کو دیکھا اور حضورؓ کی شفقت اور غم خواری کا مشاہدہ کیا وہ اس چشمے کے جوش اور گہرائی کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

افراد کی بہتری اور بھلائی اور جماعت کی مضبوطی اور ترقی کا کوئی پہلو آپ کی نظر سے اوجھل نہ تھا۔ اور یہ سب امور دن رات آپکی توجہ کے جاذب رہتے تھے۔

آپ کی شفقت اور رحمت کے سمندر کا کنارا نہیں تھا۔ ایک طرف ان کا پیہم عملی اظہار اور دوسری طرف بارگاہِ ایزدی میں مسلسل فریاد اور التجا۔ اگر دن کا اکثر حصہ خدمت اور ترقی اور بہبودی کی تدبیروں اور منصوبوں میں گزرتا تو رات کا اکثر حصہ دعاؤں میں صرف ہوتا۔

جب حضورؓ کا وصال ہوا تو یہ عاجز کئی سمندر پار تھا اور آخری دیدار کی کوئی صورت میسر نہ آسکتی تھی۔ اُدھر اس علاقے کی مخلص جماعتیں حد درجہ غم خواری اور تسلی کی محتاج تھیں۔ دل بلبلاتا تھا لیکن دماغ کہتا تھا تم بے شک لاڈلے مرید تھے۔ باپ سے جدائی ہوئی تو تمہیں اِس یقین سے تسکین اور ڈھارس ہوئی کہ میں یتیم نہیں ہوں میرا نہایت شفیق باپ موجود ہے اور فوراً اِس شفقت کا اظہار یہ ہوا کہ ڈلہوزی سے حضورؓ کا تار آیا میری انتظار کرو میں اپنے ناظر اعلےٰ کا جنازہ خود پڑھاؤں گا۔ ستمبر کا شروع تھا۔ بارشوں سے پہاڑی رستے بند ہو رہے تھے۔ قادیان کے نواح میں موٹر کا سفر دشوار تھا لیکن اندھیرے سویرے کیچڑ اور پانیوں میں سے گزرتے وہ سراپا شفقت آقا اپنے خادم کے لئے دعائے مغفرت کے لئے پہنچا پھر اپنے مبارک قلم سے مزید مخلص نوازی کرتے ہوئے کتبے کی عبارت رقم فرمائی جس میں تحریر فرمایا کہ مرحوم کے اخلاص اور محبت کی یاد اب تک دل کو گرما دیتی ہے۔ ماں سے مفارقت ہوئی تو تم نے پھر اسی یقین سے تسکین پائی کہ میرا آقا ماں سے بڑھ کر شفیق ہے۔ تعزیت نامے میں حضورؓ نے فرمایا چند

دن پہلے مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ظفر اللہ خان عبد اللہ خان۔ اسد اللہ خان میرے سامنے چھوٹی عمر میں گھر کے بچوں کی طرح لیٹے ہوئے ہیں اور مَیں سمجھتا ہوں یہ میرے بیٹے ہیں اور مَیں ان سے اسی طرح بات کر رہا ہوں جیسے گھر میں ماں باپ بچوں سے کرتے ہیں۔ اور فرمایا اس میں ان کی والدہ کی وفات کی طرف اشارہ تھا کہ جب اللہ تعالےٰ ایک ابوۃ یا ماںتا کو ہٹا لیتا ہے تو اس کی جگہ دوسری مہیا فرما دیتا ہے پھر اس مخلص خادمہ کے کتبے کی عبارت بھی دستِ مبارک سے تحریر فرمائی اور اس میں رقم فرمایا مرحومہ صاحبۂ رؤیا و کشوف تھیں۔ رؤیا کی بناء پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اپنے خاوند سے پہلے کی اور پھر خلافتِ ثانیہ میں بھی رؤیا کی بنا پر اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی۔ غربا پروری کی صفت سے متصف اور کلمۂ حق کے پہنچانے میں نڈر تھیں۔ اب آج تم بیشک یتیم بھی ہوگئے اور باپ کی شفقت، ماں کی ماںتا اور ماں باپ کی دعاؤں سے محروم بھی ہو گئے۔ تم جس قدر بلبلاؤ جائز ہے مگر اپنے رب کی طرف جھکو اور اسی کو اپنا ماں باپ اور غمخوار بناؤ۔ تم ہی آج یتیم نہیں ہوئے ایک جہان یتیم ہوا ہے تم اپنا غم دباؤ اور اپنے اردگرد کے یتیموں کی غمخواری کرو جن کی نظر میں تم بڑے بھائی ہو جس سے انہیں تسلی اور غمخواری کی امید اور توقع ہے۔

تین دن تو مَیں جزائر فیجی میں دل کو تھامے رہا پھر دو ہفتے ایسے ممالک میں گزرے جہاں کوئی واقف راز نہ تھا اور دل و دماغ نے آپس میں ایک توازن قائم کر لیا لیکن ابھی تک یہ خدشہ ساتھ لگا ہوا تھا کہ وطن پہنچنے پر دل کو قابو میں رکھنا آسان نہ ہوگا اور سچ تو یہ ہے کہ اسی خدشے کی وجہ سے میں نے سفر کے پروگرام کو مختصر بھی نہ کیا۔ چار دن کراچی میں بسر ہوئے دو دن تو مَیں نے عمداً تفاصیل دریافت کرنے سے بھی گریز کیا۔ جو کچھ "الفضل" کے پرچوں سے معلوم ہو سکا اسی پر اکتفا کیا۔ لاہور پہنچا یہاں بھی وہی حالت رہی اور کچھ حوصلہ ہونے لگا کہ اب ربوہ حاضر ہونے کے قابل ہو چکا ہوں۔ مرقدِ منور پر حاضر ہو کر دعا کی اور اس مرحلے پر دل کو اس کے ضبط پر داد دی۔ جلسے میں میری تقریر پہلے ہی دن تھی یہ بھی ایک وقت امتحان تھا اس پر زائد یہ کہ حضورؓ کی یادگار کے متعلق تحریک کرنے کا بھی ارشاد ہوا یہ مرحلہ بھی مناسب ضبط سے ہی طے ہو گیا۔ اب اعتماد ہو چلا کہ جلسے کے باقی ایام میں بھی دماغ کی پاسبانی دل پر کامیاب رہے گی۔ آخری دن صبح کے اجلاس کی صدارت میرے سپرد تھی قرأت قرآن کریم کے بعد ایک طالب علم نے بالکل سادگی سے حضور کی نظم سنائی جو اُس شفقت کا جو حضورؓ کو اپنے خدام پر تھی اور اُس درد کا جو حضورؓ اپنے دل میں ان کے لئے رکھتے تھے اور جنہیں حضورؓ نے دعائیہ الفاظ میں ظاہر کیا مرقع تھی ؎

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
سُن لے ندائے حق کو یہ امت خدا کرے
پکڑے بزور دامنِ ملت خدا کرے
حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰ کی رفاقت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہاں میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
پایاب ہو تمہارے لئے بحرِ معرفت
کھل جائے تم پہ رازِ حقیقت خدا کرے
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر رنگ میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قرآن پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے
دجال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے
پرواز ہو تمہاری نوح افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے
بطحیٰ کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

یہاں تک تو مَیں کرسیٔ صدارت سے نمناک آنکھوں اور دبی زبان سے آمین کہتا چلا گیا جب اس نے یہ شعر پڑھا ؎

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

تو دل مچلا۔ دماغ کو کچھ غافل پا کر سرپٹ دوڑا اور آخری شعر ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سنتے ہی بے قابو ہو گیا۔ مَیں نے بے تابی سے سر میز پر رکھ دیا اور ضبط کو خیرباد کہہ دیا۔ آخر ؏

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت!

بہت احباب نے اِن ایام میں حضورؓ کے وصال اور تیسری خلافت کے قیام کے متعلق رؤیا دیکھے جو ہم سب کے لئے تسکین و اطمینان کا موجب ہوئے ان میں سے ایک کا ذکر کرتا ہوں حضور کے وصال سے تین دن قبل ایک نیک خاتون نے جن کے میاں غالباً منٹگمری کے علاقے میں سرکاری کام پر متعین ہیں رؤیا میں دیکھا کہ یکایک فضا تیز روشنی سے بھر گئی اور پھر فوراً اندھیرا ہو گیا اِس کے بعد پھر ویسی ہی تیز روشنی ہوئی اور اس روشنی میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم معہ ایک زمرہ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لائے اور فرمایا ہم محمود کو لینے آئے ہیں۔ ان نیک بی بی نے بادب عرض کی یا حضورؐ ہمارا تو سالانہ جلسہ ہونے والا ہے پھر ہمارے پاس کون ہو گا؟ حضورؐ نے فرمایا تمہارے پاس ناصر ہو گا۔ یہ رؤیا انہوں نے اپنے میاں سے بیان کی اور کہا فوراً ربوہ چلنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا انتظار کر لیں۔ خاتون نے کہا انتظار کی گنجائش نہیں مَیں تو ابھی جاتی ہوں۔ چنانچہ یہ ربوہ چلی آئیں۔ دو دن بعد حضورؓ کا وصال ہو گیا اور خلافتِ ثالثہ کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے میاں بھی پہنچ گئے اور دونوں بیعت کر کے واپس لوٹے۔ اِس سے پہلے ان کے میاں کچھ متردد تھے کہ کیا ہو گا جب ان بی بی کو معلوم ہوا کہ ان کے میاں نے بیعت کر لی ہے تو اطمینان سے بیٹھ گئیں اس وقت تک پریشانی میں دریافت کرتی رہیں کہ میاں نے ابھی بیعت کی ہے یا نہیں۔

خلافتِ ثالثہ کا قیام بھی اللہ تعالےٰ کا ایک روشن نشان ہے۔ بہت طبائع پریشان تھیں کہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے کمال فضل و رحم سے اور خاص قدرت سے طبائع کا میلان ایک جانب کر دیا اور سب دلوں کو سکون اور اطمینان سے بھر دیا۔ تمام شکوک اور شبہات کو دلوں سے دھو ڈالا۔ اور اخلاص اور محبت کی لہریں ہر سمت بہہ نکلیں ایک بار پھر اس احکم الحاکمین نے اپنی قدرت کا واضح جلوہ دکھایا کہ میں موجود ہوں اور قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ سب گردنیں اطاعت میں جھک گئیں اور جماعت نے اللہ تعالےٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کے دامن کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط تر کر دیا۔

فالحمد للہ رب العالمین
نعم المولیٰ و نعم الوکیل۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی بینائی یکدم بہت کم ہو گئی ہے بمشکل الفاظ نظر آتے ہیں۔ مرتیابند اور مائی اوپیا بھی ہے۔ احباب خاکسار کے لئے دعا کریں۔

سردار غلام حیدر
سیٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ہفتہ تحریکِ جدید ــــــ یکم جولائی تا ۷ جولائی

مجالس خدام الاحمدیہ اور عہدیداران جماعت ہر ممکن تعاون فرمائیں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ یکم جولائی تا ۷ جولائی ہفتہ تحریکِ جدید منا رہی ہیں امراء و صدران کرام سے حسبِ فیصلہ شوریٰ درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس عرصہ میں خدام کو رسید بکیں مہیا فرمائیں سیکرٹریان تحریک جدید مقامی جماعت اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ سے ہر ممکن تعاون فرمائیں اور اس ہفتہ کی الگ رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے وعدہ کی ادائیگی جلد از جلد کیجئے

ضلع ڈیرہ غازیخاں کے مختلف مقامات پر تربیتی اور اصلاحی جلسے

۲۸ مئی تا یکم جون ۱۹۶۶ء ضلع ڈیرہ غازیخاں کے مختلف مقامات پر نہایت کامیاب جلسے منعقد ہوئے۔ ان میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ تشریف لائے مقامی طور پر مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا ایم اے شاہد اور خاکسار نے جلسوں میں شرکت کی یہ جلسے بستی رنداں۔ احمد پور (دگل گھوٹو) ڈیرہ غازی خان شہر چاہ اسمٰعیل والہ میں منعقد ہوئے۔ ان میں کثرت سے لوگ شریک ہو کر خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنتے رہے

بستی رنداں

میں مورخہ ۲۸ مئی بروز ہفتہ اتوار جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم سردار فیض اللہ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان عظیم الشان پیشگوئیاں کا ذکر فرمایا جو ہمارے زمانہ میں پوری ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنیں۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی علو شان جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے" بیان فرمائی

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ بلاد عربیہ نے اپنے بائیس سالہ تبلیغی جہاد کے متعدد دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ صبح کی نماز کے درس میں آپ نے دس شرائط بیعت کی تشریح کرتے ہوئے شرک کی پر زور تردید فرمائی اور اس سے زندگی بھر مجتنب رہنے کی تاکید کی۔

۲۹ مئی ۹ بجے صبح جماعت احمدیہ بستی رنداں کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ آپ کی تشریف آوری پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد سے گونج اٹھا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنی نہایت ایمان افروز تقریر میں احباب جماعت کو بہت ضروری اور اہم نصائح فرمائیں۔

اسکے بعد حاضرین سمیت آپ نے لمبی دعا فرمائی اور احباب جماعت سے ملاقات کرنے کے بعد واپس لاہور تشریف لے گئے۔

۲۹ مئی کو دوسرے اجلاس میں مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ اور مکرم مولوی عبدالواحد خان صاحب معلم نے تقریریں فرمائیں۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مختلف اعتراضات کے جوابات دئے۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد جلسہ لمبی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا جس پر دور دراز کے مقامات سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے غیر از جماعت دوست بھی کثرت سے آئے تھے۔ شامیانہ لاؤڈ سپیکر کے علاوہ مستورات کے لئے پردہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔ قیام طعام کا بندوبست مقامی جماعت نے کیا۔ اس جلسہ کے انتظام و انصرام میں مقامی جماعت کے علاوہ مکرم سردار فیض اللہ خان امیر جماعتہائے احمدیہ اور مکرم نائب امیر میاں خیر محمد صاحب کی کوشش اور اخلاص کا بھی بہت کچھ دخل ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمد پور (دگل گھوٹو)

بستی رنداں کے جلسہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ احمد پور دگل گھوٹو کی درخواست پر چوہدری محمد شریف صاحب اور خاکسار عبدالواحد خان معلم وہاں گئے۔ وہاں بھی بعد نماز عشاء دو گھنٹہ تک تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت مرد عورتیں کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں

ڈیرہ غازیخاں شہر

۳۰ مئی کی صبح کو جملہ مربیان کرام ڈیرہ غازیخاں تشریف لے گئے۔ جہاں رات کو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان فرمائے۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جماعت کے قیام کا مقصد اور اس کے فرائض کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ۱۲ بجے شب یہ روحانی محفل اختتام پذیر ہوئی

چاہ اسمٰعیل والہ

۳۱ مئی ۱۹۶۶ء بروز منگل چاہ اسمٰعیلوالہ میں جلسہ کا افتتاح مکرم سردار فیض اللہ خاں صاحب نے فرمایا۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات کے عنوان سے حاضرین کو خطاب کیا۔ خاکسار عبدالواحد خان معلم اور مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا ایم اے شاہد بی ٹی اے کی تقریروں کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے احمدیت پر کئے جانیوالے اعتراضات کے جوابات دئے۔

بجے میل دور سے آئے ہوئے ایک دوست مکرم محمد عمر خان صاحب نے بلوچی زبان میں اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔ جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ دونوں کا اجلاس بے حد کامیاب رہا

اس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فاضل نے فاضلانہ تقریر فرمائی۔ سوالات کے لئے بھی وقت دیا گیا۔ کثرت سے غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ اس ہفتہ وار دورہ سفر میں مربیان کرام کی تقاریر سے کثرت سے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا بعض جلسوں میں ٹریکٹ اور پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اصلاح و ارشاد کے ساتھ ساتھ تربیتی امور کو بھی مدنظر رکھا گیا چنانچہ مندرجہ بالا ہر چہار مقامات پر جماعتوں میں درس دینے کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا جاتا رہا۔

(عبدالواحد خان احمدی معلم اصلاح و ارشاد ہیرو شرقی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

فضل عمر فاؤنڈیشن

اور

نونہالان جماعت کا فرض

(مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف۔ سابق مبلغ انگلستان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ کی بہبودی اور ترقی کے متعلق جو تڑپ تھی وہ کسی سے مخفی نہیں ہے ہر قوم کے نوجوان چونکہ اس کا کام آنے والا سرمایہ ہوتے ہیں اس لئے ان پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ ہمارے پیارے مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت کے لئے ایسے اصول مقرر فرمائے اور ان میں ترقی کی ایسی روح پھونکی جس کے باعث وہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر میدان میں جماعت کے لئے باعث افتخار بن گئے ہیں چنانچہ دنیوی ترقی کے علاوہ دینی مہمات میں نوجوان جو کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں یہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی فیوض اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہیں۔

اسلام کی آخری فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خاص طور پر نوجوانوں کو ہی پکارا اور اسلام کی اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے نوجوانوں سے ایسے طریق پر کام لیا کہ آج عیسائیت کو اپنی شکست کے آثار نمایاں نظر آ رہے ہیں خلافت ثانیہ کے زمانہ میں کتنے ہی بچے جوان ہو کر اس عظیم جہاد میں شامل ہوئے اور اپنے پیارے امام کی زیر ہدایت اپنے اپنے حصہ کا کام کر کے کچھ رخصت ہو چکے ہیں اور کچھ بوڑھے ہو رہے ہیں لیکن شیطان کو شکست دینے کے لئے جو جنگ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع فرمائی تھی۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دوسرے نوجوان آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ لیتے رہیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک جاری فرما کر جماعت کے ہر طبقہ بالخصوص نوجوانوں پر احسان فرمایا ہے کہ وہ اپنے جدا ہونے والے محسن کے ترقی اسلام کے وسیع عزائم کو پورا کرنے والے ہوں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی اس مشہور نظم میں جو آپ نے نونہالان جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی فرماتے ہیں ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

پس اب جبکہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کام کر کے جا چکے ہیں اور نونہالان جماعت کو یہ نصیحت فرما گئے ہیں کہ ان کے وقت میں سلسلہ احمدیہ جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے کسی محاذ پر بدنام نہ ہو کیا ہمارے نوجوانوں کا اولین فرض نہیں ہے کہ وہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دلی تڑپ (غلبہ اسلام) کو جلد از جلد پورا کرنے کے لئے دوسروں سے آگے بڑھیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے تاکہ حضرت "فضل عمر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن مہمات کو شروع فرما گئے ہیں ان کو ہم کامیابی تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اللّٰھم آمین

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱ ۵/۶۶ تا ۳۱ ۵/۶۶)

۔محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب:۔

نوٹ:۔ ذیل میں ان احباب کی فہرست مع رقوم درج کی جاتی ہے جنہوں نے ماہ مئی میں ۱ ۵/۶۶ تا ۳۱ ۵/۶۶ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ اس فہرست میں صرف وہ رقوم درج ہیں جو ۱۰/- روپے یا اس سے زائد ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان دوستوں کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے صدقات قبول فرما کر ان کو اور ان کے اہل وعیال کو ہر قسم کی بیماریوں اور تکلیفوں سے اپنے فضل سے نجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (مرزا منور احمد)

ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب سیالکوٹ ... ۱۰
غیور احمد خان صاحب منظفر گڑھ ... ۲۰
مولانا چوہدری عبدالواحد صاحب راولپنڈی ۱۰/-
لفٹننٹ کرنل جی ایم اقبال صاحب چاٹگانگ ۵۰-۹۴
خادم بخش خان صاحب سٹور کیپر ہسپتال ربوہ ... ۱۰
مرزا برکت علی صاحب ربوہ ... ۱۰
آصفہ صاحبہ بنت حافظ عبدالسلام صاحب ربوہ ... ۱۵
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ... ۱۰
مختار احمد صاحب ایاز کیپالہ ... ۴۰
شبیر احمد صاحب سہگل ڈھاکہ ... ۱۵
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ... ۵۰
سید محمد جمیل الرحمٰن صاحب لطیف آباد حیدرآباد ... ۱۰
چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد ... ۲۵
میاں محمد امین خان صاحب بنوں سٹی ... ۴۰
بیگم صاحبہ چوہدری محمد نذیر صاحب سمن آباد لاہور ... ۴۰
لفٹننٹ ایم اسلم صاحب کیڈٹ کالج پٹیارو کوٹری ... ۱۵
مسز خلیفہ عبدالرحمٰن صاحبہ کوئٹہ ... ۱۵
مبارک احمد صاحب گلوب کارپوریشن لائلپور ... ۱۰۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ... ۱۰
راشدہ مبارکہ صاحبہ بنت محمد یوسف صاحب کراچی ... ۱۵
رضیہ سلطانہ صاحبہ ساہیوال ... ۲۰
احباب جماعت اسلامیہ پارک لاہور ... ۳۰
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ ... ۱۰
احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ... ۱۶
... حلقہ دارالذکر لاہور ... ۵۰
امۃ الحبیب صاحبہ اہلیہ کیپٹن راجہ محمد اسلم صاحب
بذریعہ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر لاہور ... ۱۰
احباب جماعت چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر ... ۱۱
احسان اللہ صاحب کراچی ... ۱۰
نسیم صدیقی صاحب راولپنڈی ... ۱۰
معین اختر صاحب چک ۲۰۲ ر۔ب گٹی ضلع لائلپور ... ۲۵
بیگم طاہر صاحب مرحوم ربوہ ... ۱۰
خان نشاد خان صاحب گلبرگ لاہور ... ۲۰
کیپٹن آر یو باجوہ چاٹگانگ ... ۱۶
منیر احمد صاحب ٹیکسٹائل اینڈ ایکسائز آفیسر کراچی ۲۳۲

ایم اے ہاشمی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ... ۵۰
شیخ خالد مقصود صاحب ہال روڈ لاہور ... ۱۰
محمد عبداللہ صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ... ۱۰
مبارک احمد ہاشمی گلگت ... ۱۰
سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ ... ۱۴
زاہد احمد خان صاحب منیاکس ملتان ... ۱۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم بذریعہ محترمہ امۃ اللہ مرکزیہ ... ۱۵
بیگم صاحبہ ڈاکٹر احسان الحق صاحب لاہور ... ۲۵
احباب جماعت شیخوپورہ ... ۲۷
ملک محمد افضل صاحب گوجرخان ... ۲۰
(باقی صفحہ پر دیکھیں)

عبدالحمید خان صاحب کراچی ... ۲۵
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ ... ۲۰
بیگم صاحب میجر عبدالقادر ڈیرہ غازی خان ... ۱۰
احباب جماعت سرگودہا ... ۲۷
ارجمند بیگم صاحبہ اچھرہ لاہور ... ۴۰
شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ ضلع منٹگمری ... ۲۱
بیگم محمد اکرم صاحب اسکندر آباد کالونی ... ۲۱
ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن ... ۱۰۰
احسان الحق صاحب بذریعہ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ... ۲۵
چوہدری اے وحید سلیم صاحب نیلہ گنبد لاہور ... ۳۰
مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب الجیبی برجی پاڑہ چناد ... ۱۰
شیخ خادم حسین صاحب دستگیر کالونی کراچی ۱۰/-

آمد و خرچ کا توازن ایک نازک مسئلہ

آمد و خرچ کا توازن ذرا بگڑ جائے تو گھر کا جما جمایا مالی نظام ایک دم چوپٹ ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ اس توازن کو قائم رکھ سکتے ہیں وہ نہ صرف اپنی روزمرہ کی ضروریات پوری کرتے ہیں بلکہ مستقبل کے لئے بھی کچھ پس انداز کرتے ہیں۔ سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر اپنی بچائی ہوئی رقم کو بہترین مصرف میں لا سکتے ہیں کیونکہ اس سے آپ کی رقم نہ صرف محفوظ رہتی ہے بلکہ اسمیں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے حکومت اس رقم پر آپ کو ۶ فیصدی کے حساب سے منافع دیتی ہے اور اس پر انکم ٹیکس بھی واجب نہیں ہوتا۔

ہر شخص پچاس ہزار روپے تک کے سیونگ سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے

سیونگ سرٹیفکیٹ

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

ملک بھر کے تمام ڈاک خانوں سے دستیاب ہیں۔

DFP-v/65

اعلان نکاح

میرے برادر اصغر عزیزم محمد لطیف احمد صاحب بی اے کا نکاح عزیزہ نسیم فیاض صاحبہ دختر مکرم شیخ فیاض الحق صاحب اندسیر بائک پی ڈبلیو ڈی راولپنڈی کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر مکرمی جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے بتاریخ ۱۰ رجون ۱۹۶۶ء کو مسجد نور میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو جانبین و نیز سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور اس کے بہترین ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

(حافظ مبین الحق شمس ہیڈ سٹمیپر ۲/۴۳ پامر لائنز۔ راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی ریاض احمد صاحب مسوڑھوں کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں ان کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل طاہر۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول خاندان الاحمدیہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)

۲۔ خاکسار تین چار دن سے بیمار ہے پانی بھی ہضم نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد شفیع احمد مکان ۱۸ گلی ۶ بی دھرم پورہ لاہور)

۳ خاکسار ان دنوں سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ بنگلہ حالہ غلہ منڈی سرگودھا)

۴۔ عزیزم منور احمد صاحب بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہیں اور بندہ پردیوانی دعویٰ دائر ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے (حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دار الشفا چوک بھانہ گوجرانوالہ)

۵ میرے ایک رشتہ دار کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ نیز میری بچی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اسکی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم محمد مقبول شفقت انجینئر بھٹریل پلانٹ عبداللہ پور۔ لائلپور)

۶۔ میرا لڑکا عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے (عمر دین بلوچ)

۷۔ عاجز غریب ایک لمبے عرصہ سے درد دل کی وجہ سے اور دل کے غشی کے دورہ سے بیمار ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم بھی پھول گیا اور سر کو بھی چکر آتے ہیں۔ نیز بیوی بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہماری مشکلیں آسان فرمادے اور ہمارا انجام بخیر و بہتر فرمائے۔

(عبدالرحمٰن مہاجر احمدی ڈسکہ خاص وارڈ نمبرہ مکان نمبر ۱۸۸ ضلع سیالکوٹ)

۸۔ ہمارا سالانہ امتحان شروع ہے ہم طالبات الف اے سال دوم بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(طالبات الف اے سال دوم)

۹۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے نیز خاکسار کو چند پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(دانش مند از ربوہ)

۱۰۔ میں پونے تین ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہوں۔ کچھ افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ دعا فرمادیں (رسالدار محمد اکبر پسر محمد یوسف درویش (سکنہ رقوچھ) حال رسالہ نمبر ۲۰ سیالکوٹ۔ چھاؤنی۔

۱۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب عابد اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو کر ہسپتال سے آگئی ہیں مگر کمزوری باقی ہے۔

(ب) عزیزم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈینٹل سرجن ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کا دایاں بازو اور دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہیں۔ پیشاب کی بھی سخت تکلیف ہے اور گاہے سانس میں رکاوٹ کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ ان کی طرف سے انتہائی تشویش ہے۔

(خاکسار میاں بشیر احمد۔ پاسپورٹ آفیسر کوئٹہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے نوٹس نیلام

کیٹرنگ کے مندرجہ ذیل ٹھیکے ۲۹ رجون ۱۹۶۶ء کو دس بجے صبح بمقام ریلوے انسٹیچیوٹ ہال تھمبرڈ روڈ لاہور علیحدہ علیحدہ نیلام کے ذریعے دیئے جائیں گے۔

ا۔ لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چلنے والی "سبک رفتار" ریل کار آرسی۔ ۲ اپ ۲ آرسی ۲ ڈاؤن پر اپر کلاس ریل کار سروس۔

ب:۔ دادو۔ پڈعیدن۔ داؤدخیل اور لودھراں کے مقامات پر مشترکہ پاکستانی مغربی طرز کے ریفریشمنٹ روم۔

۲۔ نیلام کی شرائط ۲۴ رجون ۱۹۶۶ء کے دس بجے صبح تک بقیمت ۱۰/۔ روپے فی کاپی فی کنٹریکٹ بمع کاپی ایگریمنٹ جس میں کنٹریکٹ کے قواعد و ضوابط درج ہیں اور جو کامیاب بولی دہندہ کو پُر کرنا ہوگا دفتر چیف کمرشل مینجر پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور سے حاصل کر سکتے ہیں۔ امیدوار کو لازمی طور پر اس مخصوص کنٹریکٹ کی تصریح کرنی ہوگی جس کے لئے ایگریمنٹ کا فارم اور قواعد وغیرہ اُسے درکار ہوں گے۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی/کے خواہش مند فرم یا/افراد نوٹ کرلیں کہ زیادہ سے زیادہ ۲۷ رجون ۱۹۶۶ء کے دس بجے دن تک ریلوے انتظامیہ کے پاس مبلغ ۱۰۰/۔ روپے بطور زر ضمانت جمع کرانے ہوں گے۔ اس کے علاوہ نیلام کی شرائط کی تفصیلات کے مطابق اپنی مالی حیثیت، کیریکٹر اور وطنیت کے ثبوت میں مقررہ فارم پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وغیرہ سے حاصل شدہ سرٹیفکیٹ منسلک کرنا ہوگا۔

IMF(L)1482

چیف کمرشل مینجر

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دہلی والے لاہور فون نمبر ۲۶۲۲

مُفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور اپنی پریشانیوں کی سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوالیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

بقیہ صفحہ چھ

بیگم عبداللطیف صاحبہ اسلامیہ پارک لاہور	۱۰۔۰۰
فضل کریم صاحب انجمن احمدیہ باریسال	۱۵۔۰۰
ڈاکٹر محمود و نذیر احمد صاحب کراچی	۵۔۰۰
بیگم انتظار حسین صاحب کراچی	۲۰۔۰۰
بیگم چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۱۰۰۔۰۰
ڈاکٹر اقبال احمد صاحب منظفر گڑھ	۱۰۔۰۰
ڈاکٹر صادقہ چوہدری صاحبہ لاہور	۲۰۔۰۰
عشرت علی صاحب پشاور	۲۵۔۰۰
احباب جماعت حلقہ دہلی گیٹ لاہور	۵۵۔۰۵
امۃ النسیم صاحبہ دختر نذیر احمد صاحب سیالکوٹ	۵۰۔۰۰

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے

کفارِ مکہ کے مطالبہ پر قُضِیَ الْاَمْرُ کا مہتم بالشان مظاہرہ

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا ظہور اور اسلام کا عدیم النظیر غلبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ (البقرہ ۲۱۱) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس میں بتایا کہ یہ کفار جو مسلمانوں کی مخالفت کر رہے ہیں اور منافق جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہتے ہیں اور اسلام کی تباہی کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر تو اس بات کے منتظر ہیں کہ کب وہ دن آئے کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے اور خدائے واحد کی حکومت پر شیطانی طاقتیں غلبہ حاصل کر لیں۔ لیکن درحقیقت اپنے عمل سے وہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس بادلوں کے سایوں میں آئے یعنی اپنی مخفی تدبیر سے ان کی ہلاکت اور بربادی کے سامان پیدا کرے۔ وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ آسمان سے اس کے فرشتے نازل ہوں جو انہیں کچل کر رکھ دیں۔ وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ کوئی ایسا نشان ظاہر ہو جس کے نتیجہ میں روز روز کے جھگڑے مٹ جائیں اور خدا تعالیٰ کا آخری فیصلہ ایک چمکتے ہوئے نشان کی صورت میں سب کو نظر آ جائے اور آخر ایک دن ایسا ہی ہوگا خدا ان کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوگا اور ان کی ہلاکت کی ساعت ان کے سروں پر منڈلانے لگے گی۔ چنانچہ جنگ بدر میں خدا تعالیٰ نے بادلوں میں سے اپنا چہرہ ظاہر کیا۔ یعنی ابھی جنگ شروع بھی نہیں ہوئی تھی کہ بارش ہوئی جس سے کفار کو شدید نقصان اور مومنوں کو جنگی لحاظ سے عظیم الشان فائدہ پہنچا اور پھر مومنوں کی مدد اور کفار پر رعب طاری کرنے کے لئے ملائکہ بھی دلوں پر نازل ہوئے۔ بلکہ جنگ بدر میں کئی کفار نے ملائکہ کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا۔ اور قُضِیَ الْاَمْرُ کے ماتحت عرب کے سردار چن چن کر مارے گئے۔ یہاں تک کہ وہ بھی جسے وہ سید الوادی سمجھتے تھے دو انصاری لڑکوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور مکہ میں ایسا کہرام مچا کہ کوئی گھر نہ تھا جس میں ماتم نہ پڑا ہو۔ اور گو بعد میں اس کا براہِ راست کوئی اثر نہیں پڑا مگر اس جنگ کے نتیجہ میں ان کی شرارتیں ظاہر ہوئیں۔ اور آخر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ غرض ان کا مونہہ مانگا نشان انہیں مل گیا اور ان کی شوکت کی جڑھ کاٹ کر رکھ دی گئی اور پھر یہی سلوک بعد میں پیدا ہونے والے دشمنوں سے بھی ہوتا رہا۔ اور خدا تعالیٰ انہیں اپنی قہری تجلی کے جلوے بار بار دکھاتا رہا یہاں تک کہ اسلام دنیا پر غالب آگیا"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۵۸)

زعماء انصاراللہ سے گزارش!

سال رواں کی دوسری ششماہی ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا نصف چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی لہٰذا تمام زعمائے انصاراللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

زمیندارہ مجالس انصاراللہ کی توجہ کے لئے

ہمارے زمیندار بھائیوں کو اپنے ملک کی سب سے بڑی فصل کی برداشت مبارک ہو۔ ہمارے زمیندار بھائی اپنے ذمہ کا چندہ بالعموم فصل کی برداشت پر ادا کیا کرتے ہیں۔ اس لئے زعمائے انصاراللہ سے گزارش ہے کہ وہ فصل کی برداشت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین انصاراللہ سے ان کے ذمہ کا چندہ وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مالی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کے لئے طلباء کا داخلہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ستمبر ۶۶ء کو روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوا کرے گا۔ امیدوار داخلہ کا ابھی سے پختہ عزم کر کے مقررہ تاریخوں میں وقت پر جامعہ احمدیہ میں پہنچ جائیں۔ بہتر ہوگا کہ داخلہ کا فارم دفتر سے حاصل کر کے اور پُر کر کے ساتھ لیتے آویں۔

داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے البتہ ایف اے یا بی اے پاس بھی جو تبلیغی لائن اختیار کرنا چاہتے ہوں داخل ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:- پراسپکٹس خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ جولائی تک جاری رہے گی

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۶۶ء ہے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام یکم جولائی ۶۶ء سے ۳۱ جولائی ۶۶ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں جب کہ موسم گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجویٹ ملازم ہوں یا تاجر۔ کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ۔ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام بمعہ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست نظارت اصلاح و ارشاد میں بتوسط امراء و صدر صاحبان زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون تک بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام و طعام کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری چراغ دین صاحب نمبردار چک نمبر ۲۷۶ گوکھووال مورخہ ۱۴ر جون ۶۶ء بروز منگل طویل بیماری کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۱۵ر جون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

چوہدری صاحب مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ دوست دعا فرماویں کہ مولا کریم انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم خالد۔ از گوجرہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴